

ہونے کا کون سا امکان ہے؟

دوسرا پہلو یہ ہو سکتا ہے کہ خاطر سے مراد خاطر محبوب لی جائے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے: ہمارے متعلق یہ گمان صحیح نہیں کہ ہماری کسی بات سے آپ کے دل میں تکدر پیدا ہوگا، کیونکہ ہماری خاک میں تو غبار ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو آپ کا دل میل ہو جانے کا بھی احتمال باقی رہتا۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ "خاک" طینت کی جگہ لایا گیا ہے لیکن خلاف محاورہ ہے۔ موجودہ صورت میں شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم مٹ کر خاک بھی ہو جائیں گے تو اس سے غبار نہ بنے گا، جو آپ کا دل کمدر ہونے کا باعث ہو۔

۵۔ شرح۔ اے مخاطب! تیرے پاس دل ہے تو ہماری معنی آرائیوں کے جلووں سے لطف اٹھا۔ ان جلووں کی حیثیت فصل بہار کی سی ہے اور بہار کا آئینہ پھول کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرح بہار کی حقیقی کیفیت پھول میں نظر آتی ہے، اسی طرح دل ہمارے کسے ہوئے حقائق سے ٹھیک ٹھیک استفادہ کر سکتا ہے۔

۶۔ شرح: محبوب نے میرے قتل کا پختہ وعدہ تو کر لیا ہے۔ افسوس، اگر یہ وعدہ عمل میں پختہ ثابت نہ ہوا۔ اس طرح محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کا ارمان دل ہی میں رہ جائے گا، کیونکہ اس ارمان کا پورا کرنا عہد کی استواری پر موقوف ہے۔

۷۔ شرح: قسم کھانا، حلف اٹھانا، کسی چیز کی قسم کھانا، کسی چیز کو چھوڑ دینے کا عہد کرنا۔

صاف مطلب یہ ہے کہ اے غالب! تو نے شراب چھوڑ دینے کی قسم کھائی ہے، لیکن تیری قسم کا اعتبار کیا ہے؟ کون کہہ سکتا ہے کہ کب شراب چھوڑے اور کب پھر مینا شروع کر دے۔

شعر کا ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے غالب! تو نے میکشی کا حلف